بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۹ ماہ ہجرت - آج ۹½ بجے صبح کی اطلاع مظہر ہے - کہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کو نزلہ اور کھانسی کی شکایت ہے - احباب حضور کی صحت کے لئے دعا فرمائیں -

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت نزلہ بخار اور سردرد کی وجہ سے ناساز ہے - احباب حضرت ممدوحہ کی صحت کے لئے دعا فرمائیں -

کل بذریعہ فون لاہور سے اطلاع موصول ہوئی ہے - کہ حضرت نواب محمد علیخاں صاحب کو پھر خون زیادہ آنے لگا ہے احباب حضرت نواب صاحب کی صحت کاملہ کے لئے دعا جاری رکھیں -

آج ۹ بجے صبح اساتذہ وطلباء جامعہ احمدیہ نے حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کے پرنسپل احمدیہ کالج مقرر ہونے اور جناب مولوی ابوالعطاء صاحب کے پرنسپل جامعہ احمدیہ مقرر ہونے پر دعوت چائے دی اور ایڈریس

جلد ۳۲ | ۳۰ ماہ ہجرت ۱۳۲۳ ہش | ۷ جمادی الثانی ۱۳۶۳ ھ | ۳۰ مئی ۱۹۴۴ء | نمبر ۱۲۵

ملفوظات حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ

فرمودہ ۹ اپریل ۴۴ء بعد نماز مغرب

(مرتبہ مولوی محمد یعقوب صاحب مولوی فاضل)

صحابہ نے دنیا میں پھل پانے سے بے نیاز ہوکر قربانیاں کیں

فرمایا :-

میں نے ایک گذشتہ خطبۂ جمعہ میں ذکر کیا تھا - کہ بعض لوگوں کی ذہنیتیں ایسی ہوتی ہیں - کہ انہیں ہر کام میں سودے کا خیال رہتا ہے اور وہ جب بھی کوئی قربانی کرتے ہیں - اس کے معًا بعد یہ دیکھنے لگ جاتے ہیں - کہ ہمیں اس قربانی کا بدلہ کیا ملا - آج مجھے خیال آیا کہ جس قسم کے ہمارے دماغ ہیں - ویسے ہی دماغ صحابہ رضؓ کے تھے جس قسم کی خواہشات ہمارے اندر پائی جاتی ہیں - ویسی ہی خواہشات صحابہؓ کے اندر پائی جاتی تھیں - اور جو تکالیف قربانی کی وجہ سے ہمارے جسم محسوس کرتے ہیں ویسی ہی تکالیف صحابہ رضؓ کے جسم محسوس کیا کرتے تھے - مگر وہ کچھ ایسے صابر لوگ تھے - کہ باوجود اس کے کہ انہیں قربانیاں ایسی کرنی پڑیں - جن کی مثال دنیا میں اور کہیں نہیں ملتی - ان کے ذہنوں میں یہ بات سمائی ہوئی تھی - کہ ضروری نہیں - کہ ان قربانیوں کا بدلہ ہمیں دنیا میں ہی ملے - بلکہ وہ سمجھتے تھے - کہ اگر ہم قربانیوں میں ہی اپنی عمر گذار دیں - اور اسی حالت میں فنا ہو جائیں - تو یہ بھی خدا تعالےٰ کی مشیتوں میں سے ایک مشیت ہوگی - پس وہ قربانیوں کا بدلہ ان فضلوں پر قیاس نہیں کرتے تھے - جو اس دنیا میں ان کے شامل حال تھے - بلکہ وہ اللہ تعالیٰ کے اُن فضلوں کی امید پر قربانی کرتے تھے - جو اگلے جہان میں انہیں ملنے والے تھے -

چنانچہ حضرت خبابؓ بیان کرتے ہیں - ہم نے اللہ تعالےٰ کی خاطر اور اُس کی رضاء کے لئے مکہ چھوڑ دیا - پھر ہم میں سے بعض لوگ وہ تھے - جن کو اپنی قربانیوں کا پھل چکھنا نصیب نہ ہوا - اور ایمان کا بیج جو انہوں نے اپنے ہاتھوں سے بویا تھا - وہ ان کی آنکھوں کے سامنے ثمرور درخت کی صورت اختیار نہ کرسکا - لیکن بعض ایسے بھی تھے - جنہوں نے جو بیج ایمان کا بویا تھا - وہ اُن کی آنکھوں کے سامنے بڑھا - اس کا پھل پختہ ہوا - اور اب وہ اپنی قربانیوں کا پھل کھا رہے ہیں - اس سے اُن کی مراد اپنا نفس تھا - کہ خدا تعالےٰ نے مجھے اتنی لمبی زندگی دے دی - کہ اب میں ان قربانیوں کا پھل چکھ رہا ہوں - لیکن وہ فرماتے ہیں - ہمارے بعض بھائی ایسے بھی تھے جنہوں نے یہ پھل بالکل نہ چکھا - چنانچہ ان میں سے ایک مصعب بن عمیرؓ بھی تھے - یہ ہجرت کے معًا بعد جنگ بدر میں شہید ہوگئے تھے - اُن کی مظلومیت کا ذکر کرتے ہوئے حضرت خبابؓ فرماتے ہیں - کہ وہ ایسی حالت میں فوت ہوئے جبکہ ان کے کفن کے لئے پورا کپڑا بھی موجود نہیں تھا - صرف ایک چادر ملی - مگر وہ اتنی چھوٹی تھی - کہ اس سے ہم اُن کا سر ڈھانکتے تو پاؤں ننگے ہوجاتے - پاؤں ڈھانکتے - تو سر ننگا ہو جاتا - آخر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا گیا - کہ مصعب بن عمیرؓ کے لئے کفن پورا نہیں - صرف ایک چادر ہے - مگر اس سے اُن کا سر ڈھانکتے ہیں - تو پیر ننگے ہو جاتے ہیں - پیر ڈھانکتے ہیں - تو سر ننگا ہو جاتا ہے - آپ نے فرمایا - اُن کا سر ڈھانک دو - اور پاؤں پر گھاس ڈال دو - آج کل اگر ایک غریب سے غریب شخص کا بھی اپنے بیوی بچوں میں انتقال ہو - اور اس کی حالت یہ ہو - کہ اس کے لئے پورا کفن مہیا نہ ہو سکے - تو شاید اُس وقت کی یہ حالت دیکھ کر کہ ہمارے پاس اتنا سامان بھی نہیں کہ ہم اس کے پاؤں ڈھانک سکیں - اور ہمیں گھاس پھونس ڈالنا پڑا ہے - اُس کے بیوی بچے چیخیں مار مار کر بے ہوش ہو جائیں - کہ ہماری غربت کہاں تک پہنچ چکی ہے - لیکن رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ابتدائی زمانہ میں ایمان لانے والے باوجود اس کے کہ مکہ کے رؤساء کے لڑکے تھے اور متمول خاندانوں میں سے تھے - اُن کا اس حال میں خاتمہ ہوا - کہ انہیں اپنی قربانیوں کا کوئی بھی پھل کھانا نصیب نہ ہوا - وہ خدا تعالےٰ کے ان وعدوں کو جو قرآن کریم میں بیان کئے گئے تھے - کہ تمہیں جنتیں ملیں گی - اُن میں نہریں بہتی ہوں گی - ان میں باغات ہونگے - اُن میں سائے ہوں گے - اُن میں راحت و آرام کے تمام سامان ہوں گے - پڑھتے پڑھتے مر گئے - مگر انہوں نے اپنی قربانیوں کے پھلوں میں سے کوئی پھل بھی نہ چکھا - لیکن اس نظارہ کو دیکھ کر انہوں نے قربانی چھوڑی نہیں - انہوں نے یہ نہیں کہا - کہ جب اسلام کی خاطر ہم نے گھر بار چھوڑا - اور دنیوی لحاظ سے ہم تباہ و برباد ہو گئے - تو ہمیں کیا ملا - وہ ایک دوسرے کے بعد اسلام کے لئے کٹتے اور اپنی جانوں کو قربان کرتے چلے گئے - انہوں نے اس بات کی پرواہ ہی نہیں کی - کہ اگر ہم قربانی کر رہے ہیں - تو ہمیں دنیا میں اس کا پھل کیوں نہیں ملا - درحقیقت رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صحبت میں رہ کر قیامت کے وجود پر انہیں ایسا یقین پیدا ہو گیا تھا - کہ اس یقین اور ایمان کے بعد انہیں ساری مصیبتیں بے حقیقت معلوم ہوتی تھیں - جب تک کسی کے دل میں قیامت پر ایسا یقین پیدا نہ ہو - اس وقت تک قربانیاں کرنے اور مصائب کے برداشت کرنے کی ہمت اُس میں پیدا نہیں ہوتی - چونکہ آخرت پر اُن کو کامل یقین پیدا ہو چکا تھا - اس لئے انہوں نے قربانیاں کیں - اور اس بات کی کوئی پرواہ نہ کی - کہ دنیا میں ان کی قربانیوں کا کوئی نتیجہ نہیں نکلا -

ایڈیٹر :- غلام نبی
بھائی عبدالرحمن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپا اور قادیان سے شائع کیا

موت ایک پردہ ہے جو ایک عالم کو دوسرے عالم سے جدا کرتا ہے

ہم دیکھتے ہیں مرنے والے مر جاتے ہیں۔ تو ان کے لواحقین اور رشتہ دار ساری عمر روتے رہتے ہیں۔ کہ ہمارا عزیز ہم سے جدا ہو گیا۔ اور وہ اس پر اس قدر غم اور دکھ کا اظہار کرتے ہیں۔ کہ یوں معلوم ہوتا ہے۔ موت ایک ہوّا ہے۔ جو ہر وقت ان کی آنکھوں کے سامنے رہتا ہے۔ لیکن جب کسی شخص کو اس بات پر یقین ہو جائے کہ زندگی صرف یہی نہیں بلکہ مرنے کے بعد بھی انسان کو زندگی حاصل ہوتی ہے۔ تو وہ موت سے گھبراتا نہیں بلکہ سمجھتا ہے یہ ایک پردہ ہے جو اس عالم کو دوسرے عالم سے جدا کرنے کے لئے اللہ تعالےٰ کی طرف سے لٹکایا گیا ہے۔ مجھے ایسا ہی نظارہ خدا تعالےٰ نے ام طاہر کی وفات کے دو چار دن بعد دکھایا۔ میں نے رؤیا میں دیکھا۔ کہ میں ایک سٹیشن پر کھڑا ہوں جس کے دو حصے ہیں۔ مگر اس کی دوسری طرف نظر نہیں آتی۔ درمیان میں ایک لکڑی کا پردہ ہے جو دونوں کو جدا کر رہا ہے۔ مگر وہ پردہ اس طرح کا ہے کہ کئی لکڑی کے ستون ترچھے گاڑے ہوئے نظر آتے ہیں نیچے سے تو دیوار بالکل بند ہے۔ مگر اوپر جا کر جو لکڑیاں یا بانسے ہیں۔ ان میں ایک شگاف ہے اور اس شگاف میں سے ام طاہر مجھے جھانک رہی ہیں۔ میں نے دیکھا کہ ان کی آنکھیں نیم باز ہیں۔ اور وہ دوسری طرف کھڑی ہو کر اس شگاف میں سے سٹیشن کے اس حصہ کی طرف دیکھ رہی ہیں جس پر ہم کھڑے ہیں۔ میں نے سمجھا۔ کہ یہ درحقیقت اللہ تعالےٰ نے موت کے بعد کا ایک نظارہ دکھایا ہے۔ اور بتایا ہے۔ کہ یہ سلسلہ متوازی چلتا چلا جا رہا ہے۔ قرآن کریم میں بھی اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے بینھما برزخ لا یبغیان (الرحمٰن) کہ ایک پردہ ہے جو دونوں جہانوں کو جدا کر رہا ہے۔ ورنہ یہ بھی زندہ ہوتے ہیں اور وہ بھی زندہ ہوتے ہیں۔ یہ شور مچاتے ہوتے ہیں۔ کہ ہائے ہائے فلاں مر گیا۔ اور مردہ یہ کہہ رہا ہوتا ہے۔ کہ میں کہاں مرا ہوں میں تو اس دنیا میں زندہ موجود ہوں۔ میں تو سمجھتا ہوں مرنے والے جب اپنے رشتہ داروں اور لواحقین کی یہ آوازیں سنتے ہوں گے۔ تو وہ بعض دفعہ ہنستے ہوں گے کہ یہ کیا کر رہے ہیں۔ تو صحابہ کو بعث بعد الموت پر ایسا کامل یقین پیدا ہو چکا تھا۔ کہ یوں معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہ مصائب میں مزہ لیتے تھے۔ ان کی پُر لطف کیفیت کو دیکھ کر مجھے مولوی عبد الکریم صاحب رضؓ کا ٹھنڈا پانی پینا یاد آ جاتا ہے۔ وہ ٹھنڈا پانی اس طرح لطف لے کر پیتے تھے کہ دیکھنے والے کو یوں معلوم ہوتا تھا۔ کہ وہ بھی ساتھ ہی پانی پی رہے ہیں۔

اللہ تعالےٰ مردوں کو آوازیں سنا سکتا ہے

ایک دوست نے عرض کیا۔ حضور نے ابھی فرمایا ہے۔ کہ مرنے والے جب اپنے لواحقین کی رونے کی آوازیں سنتے ہوں گے۔ تو ہنستے ہوں گے۔ کہ یہ کیا کر رہے ہیں۔ حالانکہ قرآن کریم میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے انک لا تسمع الموتیٰ (النمل ع ۶) انسان مردوں کو آواز نہیں سنا سکتا۔

حضور نے فرمایا بے شک انسان مردوں کو آواز نہیں سنا سکتا۔ مگر اللہ تعالےٰ تو سنا سکتا ہے۔ اسی لئے قرآن کریم میں اللہ تعالےٰ نے ایک اور جگہ فرمایا ہے ان اللہ یسمع من یشاء وما انت بمسمع من فی القبور (فاطر ع ۳) یعنی انکو آواز اللہ تعالےٰ سناتا ہے بندہ نہیں سنا سکتا۔ چنانچہ قبر پر جب دعا مانگی جاتی ہے تو اللہ تعالےٰ مردہ کی روح کو بتاتا ہے۔ کہ تمہارے لئے آج فلاں شخص نے یہ دعا کی ہے۔ بیشک وہ خود اپنی آواز اس کو نہیں سنا سکتا۔ مگر اللہ تعالےٰ سنا دیتا ہے۔

زندوں کو بھی مرنے والے کے حالات بتائے جاتے ہیں

عرض کیا گیا۔ اگر مرنے والے کو اس کے لواحقین کے حالات بتائے جاتے ہیں۔ تو کیا اس کے لواحقین کو بھی کبھی مرنے والے کے حالات بتائے جاتے ہیں۔

حضور نے فرمایا جہاں تک اللہ تعالےٰ کی طرف سے حالات بتانے کا سوال ہے مرنے والوں کو بھی زندوں کے حالات بتلائے جاتے ہیں۔ اور زندوں کو بھی مرنے والوں کے حالات بتائے جاتے ہیں۔ مگر فرق یہ ہے۔ کہ زندوں کو کبھی کبھار کوئی بات بتائی جاتی ہے۔ اور مرنے والوں کو اکثر اپنے لواحقین کے حالات بتائے جاتے ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ ہماری دنیا میں دل کی صفائی اور پاکیزگی کے لئے رنج و غم اور مصائب کا موجود رہنا ضروری ہوتا ہے۔ تاکہ انسان کو اللہ تعالےٰ کے قرب میں بڑھنے کا موقعہ ملتا رہے۔ اور اس کا قلب دنیوی آلائشوں سے منزّہ رہے۔ اسی لئے زندوں کو مرنے والوں کے بہت کم حالات بتائے جاتے ہیں۔ تاکہ وہ ہر حالت میں رو بخدا رہیں۔ اور دنیا کی محبت ان پر سرد رہے۔ لیکن جنت میں چونکہ اس قسم کے علاج کی ضرورت نہیں ہے اس لئے جنتیوں کو جلد جلد اپنے لواحقین کے حالات بتائے جاتے ہیں۔ کیونکہ اگر انہیں جلدی خبریں نہ پہنچیں۔ تو ان کے دل مغموم ہو جائیں۔ اور ان پر رنج کی کیفیت طاری ہو جائے۔ جو جنت کے مناسب حال نہیں ہے پس چونکہ ان کا دل خوش رکھنا ضروری ہوتا ہے۔ اس لئے انہیں جلد جلد خبریں دی جاتی ہیں۔ اور دنیا میں رہنے والوں کا چونکہ امتحان لیا جاتا ہے اس لئے انہیں مرنے والوں کے بہت کم حالات بتائے جاتے ہیں۔

جنتیوں اور دوزخیوں کو حال بتانا

عرض کیا گیا کہ کیا صرف جنتیوں کو حالات بتائے جاتے ہیں۔ یا دوزخیوں کو بھی۔

حضور نے فرمایا صرف جنتیوں کو اللہ تعالےٰ حالات بتاتا ہے دوزخیوں کو نہیں بتاتا۔ کیونکہ دوزخی تو اس کے غضب کے نیچے ہوتے ہیں۔ ہاں بعض دفعہ ان کو بھی کوئی بات پہنچا دیتا ہوگا۔ مگر وہ ایسی ہی ہوتی ہوگی جس سے ان کا عذاب اور زیادہ ہو۔ مثلاً انہیں بتایا جاتا ہو گا۔ کہ تمہارا فلاں رشتہ دار بھی کافر ہو گیا۔ اور ہمارے عذاب کے نیچے آ گیا۔ تمہارے فلاں دوست کو بھی شیطان نے ورغلا لیا۔ تمہارا فلاں عزیز بھی شرک میں ترقی کر گیا۔ اور ہمارے عذاب میں گرفتار ہو گیا۔ غرض انہیں ایسی ہی خبریں پہنچائی جاتی ہوں گی۔ جو ان کے عذاب کو اور بھی بڑھانے والی ہوں

مجدد اور مامور میں فرق

ایک دوست نے عرض کیا کہ مجدد اور مامور ایک ہی چیز ہیں یا دو الگ الگ نام ہیں۔ حضور نے فرمایا مجدد الگ چیز ہے اور مامور الگ۔ مامور کا لفظ صرف نبی کے معنوں میں استعمال ہوتا ہے۔ اور مجدد وہ ہوتا ہے۔ جس کے ذریعہ دین میں کسی قسم کی اصلاح ہو جائے بشرطیکہ اس کا قدم حق پر قائم ہو مجدد کے لئے یہ بھی کوئی شرط نہیں۔ کہ اسے الہام ہو۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے

میں نے خود سنا ہے کہ اورنگ زیب بھی مجدد تھا۔ حالانکہ اورنگ زیب نے الہام کا دعوےٰ نہیں کیا۔ مجدد وہی ہے جو مسلمانوں کی کسی مصیبت کے وقت، کوئی ایسا کام کرے جو صلاح دین کا موجب ہو۔ اور شریعت کے مطابق ہو۔ مجدد کے لئے دعوےٰ کرنا ضروری نہیں۔

مجدد کے لئے دعویٰ کرنا ضروری نہیں

اس دوست نے عرض کیا۔ کہ حدیث میں تو آتا ہے۔ ان اللّٰہ یبعث لھٰذہ الامۃ علیٰ رأس کل مائۃ سنۃ من یجدد لھا دینھا اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ مجدد کو اللّٰہ تعالےٰ خود کھڑا کیا کرتا ہے۔

حضور نے فرمایا کیا کبھی خدا کے منشاء کے بغیر بھی کوئی دین کی تائید کے لئے کھڑا ہوا کرتا ہے۔ جو بھی کھڑا ہوگا۔ اس کے متعلق یہی کہا جائے گا۔ کہ اسے خدا نے کھڑا کیا ہے۔ مگر اس سے یہ استدلال نہیں ہو سکتا۔ کہ مجدد کے لئے دعوےٰ کرنا یا الہام کے ماتحت اس کا کھڑا ہونا ضروری ہے۔ لاہور میں ایک شخص نے مجھ سے پوچھا اگر کوئی مجدد صدی کے درمیان میں آجائے تو پھر کیا ہو۔ حدیث میں تو لکھا ہے ہر صدی کے سر پر مجدد کھڑا ہوگا۔ میں نے کہا حدیث کا تو یہ مطلب ہے۔ کہ ہر صدی کے سر پر ضرور مجدد آئے گا۔ یہ کہاں لکھا ہے۔ کہ درمیان میں کوئی مجدد نہیں آسکتا۔ اگر ضرورت ہو۔ تو اللّٰہ تعالےٰ درمیان میں بھی مجدد بھیج سکتا ہے۔ ہاں روحانی مجددین الگ چیز ہیں۔ اور دوسرے مجددین الگ۔ لیکن روحانی اصلاح کرنے والے مجدد کے لئے بھی یہ ہرگز شرط نہیں۔ کہ وہ الہاماً ایسا دعوےٰ کرے صرف اتنا ضروری ہے۔ کہ وہ مذہبی رنگ میں اصلاح اور تجدید دین کا کام سرانجام دے۔

موجودہ زمانہ میں مجدد کے لئے دعویٰ کرنا ضروری ہے

اس دوست نے عرض کیا کہ سیٹھ عبداللہ الٰہ دین صاحب نے جو چیلنج امام الزمان کے متعلق ٹریکٹ کی صورت میں شائع کیا ہے۔ اس میں انہوں نے اسی بات پر زور دیا ہے۔ کہ مجدد کے لئے دعوےٰ کرنا ضروری ہے۔ اگر اس صدی کے مجدد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نہیں تو غیر احمدی بتائیں۔ کہ اور کون شخص ہے جو اس صدی میں تجدید دین کے لئے کھڑا ہوا۔

حضور نے فرمایا اگر ہر مجدد کے لئے دعوےٰ کرنا ضروری ہے۔ تو حضرت عمر بن عبدالعزیز نے کب مجددیت کا دعوےٰ کیا۔ یا اور مجددین جو امت محمدیہ میں ہوئے۔ ان میں سے بعض کو مستثنیٰ کر کے کب ہر ایک نے اپنا دعوےٰ لوگوں کے سامنے پیش کیا ہے۔ یا آپ نے ان کی پوری دلیل نہیں سمجھی۔ یا ان کے لکھنے میں سقم رہ گیا ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ ہر زمانہ میں مجدد کے لئے دعوےٰ کرنا ضروری نہیں۔ لیکن اس زمانہ میں ضروری ہے کہ اگر مرزا صاحب مجدد نہیں۔ تو جو مجدد ہے دعوےٰ کرے۔ کیونکہ اس صورت میں ایک جھوٹا مدعی (نعوذ باللّٰہ من ذالک) ایسا موجود ہے۔ جو الہام کی بناء پر دعوےٰ کرتا ہے۔ پس اس کے رد کے لئے الہام کے دعوےٰ کی ضرورت ہے۔

اصل بات یہ ہے کہ اس حدیث میں رسول کریم صلے اللّٰہ علیہ وآلہ وسلم نے جو کچھ بیان فرمایا ہے۔ وہ یہ ہے کہ جب بھی اسلام میں خلل پیدا ہوگا۔ اس وقت کوئی نہ کوئی شخص، اللّٰہ تعالےٰ کی طرف سے اصلاح کے لئے ضرور کھڑا ہوگا۔ مگر اس کے لئے دعوےٰ کرنا ضروری نہیں وہ دعوےٰ نہ کرے تب بھی مجدد ہوگا۔ اور اگر دعوےٰ کرے تب بھی مجدد ہوگا۔ مگر اس زمانہ میں چونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دعوےٰ فرما دیا تھا۔ کہ مجھے اللّٰہ تعالےٰ نے اصلاح کے لئے کھڑا کیا ہے۔ اس لئے اس دعویٰ کے بعد یہ لازمی تھا۔ کہ اگر کوئی اور مجدد ہوتا تو وہ دنیا کے سامنے اپنا دعوےٰ پیش کرتا۔ اور کہتا کہ اصل مدعی میں ہوں۔ یہ شخص جو اپنا دعوےٰ پیش کر رہا ہے خدا تعالےٰ پر افتراء سے کام لے رہا ہے۔ پس اس زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعویٰ کے بعد یہ ضروری تھا۔ کہ اگر اللّٰہ تعالےٰ نے کسی اور کو مجدد بنایا ہوتا۔ تو وہ دنیا کے سامنے اپنا دعوےٰ بھی پیش کرتا۔ ورنہ اس کا مطلب یہ بنتا ہے۔ کہ اللّٰہ تعالےٰ نے نعوذ باللّٰہ دنیا کی ہدایت نہیں چاہتا ایک ایسا شخص تو موجود ہے جو جھوٹے طور پر اپنے آپ کو مجدد اور مسیح قرار دیتا ہے۔ مگر جو اس کا سچا مجدد ہے وہ خاموش بیٹھا ہے۔ اور اللّٰہ تعالےٰ اسے یہ نہیں کہتا۔ کہ اٹھ اور دعوےٰ کر۔ تا کہ لوگ اس کے دھوکہ سے نجات پائیں۔ پس اس وقت چونکہ ایک ایسا شخص موجود تھا۔ جس نے یہ دعوےٰ کیا تھا۔ کہ مجھے خدا تعالےٰ نے مجدد بنا کر کھڑا کیا ہے۔ اس لئے اس زمانہ میں اگر کوئی اور مجدد ہوتا تو ضروری تھا۔ کہ وہ دعوےٰ کرتا۔ اور بتاتا کہ یہ افتراء سے کام لے رہا ہے۔ سچا مدعی میں ہوں۔

پس ہر مجدد کے لئے دعوےٰ کرنا ضروری نہیں۔ لیکن جب صدی کے سر پر کوئی جھوٹا مدعی مجددیت کھڑا ہو۔ اور حدیث کے مطابق اس وقت کوئی دوسرا سچا مجدد مبعوث ہو چکا ہو۔ تو ضروری ہے۔ کہ وہ دعوےٰ کرے۔ اور کہے کہ خدا تعالےٰ کے نشانات میری تائید میں ہیں۔ نہ کہ اس کی تائید میں۔ لیکن ہر زمانہ میں مجدد کا دعوےٰ کرنا ضروری نہیں ہوتا۔ اگر کسی صدی میں کوئی مجدد پیدا ہو اور وہ دعوےٰ نہ کرے۔ لیکن مفاسد کی اصلاح کر دے۔ تو اسی قدر کام اس کی مجددیت کے لئے کافی ہے بعض مفاسد ایسے ہوتے ہیں۔ جن کو دور کرنے کے لئے جب کوئی شخص کھڑا ہو۔ تو اس کے لئے الہام کا دعوےٰ کرنا بھی ضروری نہیں ہوتا۔ جیسے حضرت عمر بن عبدالعزیز کے زمانہ میں ہوا۔ کہ اس وقت گندے لوگ حکومت پر قابض ہو چکے تھے۔ اور گو حدیث موجود تھی۔ مگر اس پر عمل مفقود تھا۔ حضرت عمر بن عبدالعزیز نے ایسے گندے عنصر کو حکومت سے خارج کر دیا۔ اور حدیثوں کے جو صحیح منشے تھے ان پر عمل قائم کر دیا۔ اگر اس وقت عقائد میں خرابی پیدا ہو جاتی۔ تو پھر ان پر الہام کا ہونا ضروری تھا۔ لیکن چونکہ اس وقت فساد صرف عمل میں تھا۔ عقائد محفوظ تھے۔ اس لئے یہ ضروری نہ تھا۔ کہ وہ الہام سے مجددیت کا دعوےٰ کرتے۔ پس جب کبھی دنیا میں فساد عمل کے لحاظ سے واقعہ ہوگا۔ مجدد بغیر دعوے کے کھڑا ہوگا۔ لیکن جب عقائد میں بگاڑ پیدا ہوگا۔ اس وقت الہام کے ماتحت مجدد کھڑا ہوگا۔ ورنہ لوگ اس شک میں ہی مبتلا رہیں۔ کہ یہ جو عقائد کی درستی کر رہا ہے۔ کہیں اپنی طرف سے تو نہیں کر رہا۔ پس ان کو یقین اور وثوق سے ماننے پر کھڑا کرنے کے لئے اور یہ بتانے کے لئے کہ اسلامی تعلیم جو یہ شخص بتا رہا ہے وہی حقیقی تعلیم ہے۔ اور رد حالت اسی کے بتائے ہوئے طریق پر چلکر حاصل ہوگئی ہے ضروری ہے کہ وہ الہام سے کھڑے ہونے کا دعوےٰ پیش کرے۔ جیسے حضرت شاہ ولی اللّٰہ صاحب یا حضرت سید احمد صاحب سرہندی یا حضرت سید احمد صاحب بریلوی یا حضرت سید عبدالقادر صاحب جیلانی نے الہام سے کھڑے ہونے کا دعوےٰ کیا۔ کیونکہ یہ لوگ ایسے زمانہ میں آئے۔ جب عقائد میں بھی فتور پیدا ہو چکا تھا۔ اور دین کی تشریح میں اختلاف واقع ہو گیا تھا۔ پس یہ سب کے سب مدعی الہام تھے۔ لیکن یہ لوگ ایسے زمانوں میں آئے۔ جب صرف عملی مفاسد کی اصلاح کا کام ان کے ذمہ تھا۔ انہوں نے الہام سے کھڑے ہونے کا دعوےٰ نہیں کیا۔ جیسے حضرت عمر بن عبدالعزیز وغیرہ ہوئے ہیں کہ ان کے زمانہ میں لوگوں کے عقائد درست تھے۔ صرف عمل میں کمزوری پیدا ہو چکی تھی اور مسلمانوں کے اندر قوت اقدام پیدا کرنا ضروری تھا

مجدد کس عمر میں دعویٰ کرتا ہے

ایک دوست نے سوال کیا۔ کہ مجدد کس عمر میں دعوےٰ کیا کرتا ہے۔ حضور نے فرمایا جس عمر میں دعوےٰ کرنے کا خدا اسے حکم دے۔

چالیس سال کی عمر میں دعویٰ کرنا نبی کے لئے شرط نہیں ہے

حضور کی خدمت میں عرض کیا گیا۔ کہ کیا نبی کے لئے یہ شرط ہے۔ کہ وہ چالیس سال کی عمر میں دعویٰ نبوت کرے۔

حضور نے فرمایا۔ یہ کوئی شرط نہیں۔ حضرت یحییٰ علیہ السلام نے چوبیس سال کی عمر میں نبوت کا دعوےٰ کیا تھا۔ اور حضرت عیسےٰ علیہ السلام تیس سال کی عمر میں نبی ہوئے۔

قادیان میں کھانڈ اور تیل کی تقسیم کے متعلق احمدیوں کی تکلیف

حکامِ بالا فوری طور پر انسداد کریں

جیسا کہ ایک گذشتہ پرچہ میں شائع شدہ ریزولیوشن میں بتایا گیا ہے۔ ضلع ہذا کے محکمہ سپلائی نے قادیان کی احمدی آبادی کے لئے کھانڈ اور تیل کے متعلق سخت تکلیف دہ صورت پیدا کر دی ہے۔ اور وہ اس طرح کہ کھانڈ کی بہم رسانی کا اجارہ ایک ہندو کو دے دیا ہے۔ اور تمام اہل قصبہ کو مجبور کیا جا رہا ہے۔ کہ صرف اسی سے کھانڈ حاصل کریں۔

قادیان کے حالات سے معمولی واقفیت رکھنے والا بھی اس حقیقت سے آگاہ ہے کہ احمدیوں کی قادیان میں ۵/۴ آبادی ہے اور دوسرے تمام لوگوں کی ملی جلی آبادی صرف ۵/۱ ہے۔ احمدیوں کی آبادی ۱۳ محلوں پر مشتمل ہے۔ اور ہر محلہ میں صرف احمدی بستے ہیں۔ دوسرے لوگ ہمارے محلہ جات میں نہیں۔ پھر صرف قادیان کی چھوٹی سی بستی سے ہم احمدیوں نے ڈیڑھ ہزار آدمی اپنے مفاد کو نظر انداز کر کے جنگی محاذات پر کام کرنے کے لئے دے رکھے ہیں۔ ان نوجوانوں کے بھیجنے میں یہ کوشش کی گئی۔ کہ قریباً ہر احمدی گھر سے کم سے کم ایک نوجوان ضرور بھیجا جائے۔ یہ ڈیڑھ ہزار آدمی تو مرکز سے بھیجے گئے۔ ویسے ہماری جماعت دنیا کے کونہ کونہ میں آباد ہے۔ ہندوستان سے ہم نے ۲۰۰۰۰ آدمی موجودہ زمانہ میں جنگی خدمات کے لئے حکومت کو پیش کئے۔ ان نوجوانوں میں ہر قسم کے اعلیٰ قسم کے تعلیمیافتہ نوجوان بھی ہیں۔ دوسرے لوگوں کی طرح ہم نے کبھی مطالبہ نہیں کیا۔ کہ ہمارے نوجوانوں کو اعلیٰ عہدے ہی دئے جائیں۔ بلکہ بڑے بڑے تعلیم یافتہ نوجوانوں نے سپاہیوں کی جگہ پر کام کرنے سے بھی کبھی انکار نہیں کیا۔ اس کثرت سے احمدی نوجوانوں کے باہر چلے جانے سے باہر کے بہت سے احمدی خاندان بھی قادیان میں بستے ہیں۔ اور اس وجہ سے اکثر گھروں میں خواتین ہی خواتین ہیں۔ یا بوڑھے اور بچے۔ یہ بوڑھے یا بچے بازار میں جا نہیں سکتے۔ اور ہماری عورتیں پردہ دار ہیں۔ بازاروں میں جہاں ہر قماش کے لوگ جمع رہتے ہیں۔ خرید و فروخت کے لئے وہ جا نہیں سکتیں۔ پھر کس طرح ممکن ہے۔ کہ ایسے مجمع کے اندر ہماری پردہ دار معزز خواتین جائیں۔ اور تیل اور چینی کے لئے گھنٹوں کھڑی رہیں۔ یہ ایسے امور ہیں۔ کہ ہماری غیرت ان کو برداشت نہیں کر سکتی۔ ہم چینی اور تیل کو قربان کر سکتے ہیں لیکن ان بھیانک نتائج کے تصور کو بھی جو ایسے حالات میں اچانک رونما ہو جایا کرتے ہیں۔ ہماری غیرت برداشت نہیں کر سکتی۔ ہر قصبہ اور ہر دیہہ میں جہاں سے حکومت کو اپنے فوجی کام کے لئے آدمی لینے کی ضرورت پیش آئی ہے۔ حکومت نے ہر قسم کی آسائش کے بہم پہنچانے میں کوئی کسر اٹھا نہیں رکھی یہانتک کہ ان کے خلاف جو مقدمات عدالتہائے مجاز میں پیش تھے۔ ان کو بھی اس وقت تک ملتوی کر دیا۔ جب تک کہ وہ جنگی خدمات سے دست بردار ہو کر واپس نہ آ جائیں لیکن ہمارے ساتھ حکومت کے کارندوں کے ہاتھ جو معاملہ ہو رہا ہے۔ وہ نہایت ہی شرمناک ہے۔

ان حالات میں ہم اپنی آواز کو حکامِ بالا تک پہنچانا اور پورے زور کے ساتھ پہنچانا اپنا فرض سمجھتے ہیں۔ قادیان میں تیل اور کھانڈ کا مجوزہ انتظام سخت تکلیف دہ ہے اگر ان کی رگ ہندو نوازی میں غیر معمولی جوش ہے۔ تو اس کی اور بیسیوں صورتیں ہو سکتی ہیں۔ اس وجہ سے احمدیوں کو مبتلائے مصائب کرنا ضروری نہیں۔ اور احمدی اس صورت کو برداشت کرنے کے لئے تیار نہیں۔ ایسی بے غیرتی کے ساتھ کھانڈ خریدنے سے تو ہمارے نزدیک نہ خریدنا ہی بہتر ہے۔

عجیب بات یہ ہے۔ کہ قادیان کی کثرت آبادی احمدیوں پر مشتمل ہے۔ لیکن انہیں مجبور کیا جا رہا ہے۔ کہ وہ کھانڈ اور تیل وغیرہ کے حصول کے لئے غیر مسلموں کے دست نگر رہیں۔ حالانکہ جمہوری اصول کا تقاضا یہ ہونا چاہئیے تھا کہ تمام شہر کا انتظام احمدیوں کے حوالہ کیا جاتا۔ بہرحال ہم پوری وضاحت اور صفائی کے ساتھ ذمہ وار حکام کو اس حقیقت سے آگاہ کئے دیتے ہیں۔ کہ موجودہ انتظام احمدیوں کے لئے بے حد تکلیف دہ اور پریشان کن ہے۔ اس میں فوراً تبدیلی کی جائے ؛

غیر مبایعین کا لاہور میں پبلک جلسہ

غیر مبایعین کے حالات سے واقفیت رکھنے والے احباب خوب جانتے ہیں۔ کہ انہوں نے کبھی کوئی پبلک جلسہ تبلیغ احمدیت کی غرض سے نہیں کیا۔ اور خان بہادر میاں محمد صادق صاحب نے اپنے ایک مضمون میں ان لوگوں کی بے عملی کے ضمن میں اس حقیقت کا اظہار کیا تھا۔ شاید اس سے متاثر ہو کر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے یوم وصال کی تقریب پر ان لوگوں کی طرف سے ۲۵ مئی بعد نماز مغرب لاہور میں ایک جلسہ کرنے کا اعلان کیا گیا۔ جو پوسٹر وغیرہ شائع ہوئے اُن میں تو جلسہ کے انعقاد کی جگہ بیرون موچی دروازہ بتائی گئی تھی۔ مگر جلسہ منعقد ہوا برکت علی محمڈن ہال میں۔

مولوی محمد علی صاحب نے صدارت کے فرائض سرانجام دئے۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد مولوی صدر الدین صاحب نے تقریر کی۔ جس میں بتایا۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی تعلیم چونکہ کمل ہے۔ اس لئے کسی اور نبی کے آنے کی ضرورت نہیں۔ مولوی عبد الحق صاحب ودیارتھی نے مجدد وقت کا پیغام کے عنوان سے تقریر کی جس میں بتایا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا پیغام یہی ہے۔ کہ مسلمان قرآن کریم کی طرف لوٹیں۔ بعدہٗ صاحب صدر نے مختصر سی تقریر کی۔ جس میں حاضرین سے اپیل کی۔ کہ آپ کے ساتھ شریک ہو جائیں۔ اور اگر مستقل طور پر نہیں آنا چاہتے۔ تو عارضی طور پر تجربۃً ہی ہو جائیں آپ نے حسب معمول اپنی "شاندار دینی خدمات" ترجمہ قرآن کا بھی بہ شدومد ذکر کیا۔

رات کے بارہ بجے کے قریب جلسہ ختم ہوا۔ حاضرین کی تعداد قریباً چار سو تھی۔ ہماری جماعت کے بھی کافی دوست تقریریں سننے کے لئے موجود تھے۔ بعض سوالات پر مشتمل ایک اشتہار شائع کیا گیا تھا۔ جب وہ مولوی ابو العطاء صاحب نے صدر کی خدمت میں بھجوایا۔ تو اسے رستہ میں ہی روک لیا گیا۔ پھر آپ نے ایک احمدی دوست کے ذریعہ سٹیج پر پہنچایا۔ مولوی محمد علی صاحب نے اپنی تقریر میں اس کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ کہ بعض لوگ اس جلسہ کو اکھاڑہ بنانا چاہتے ہیں۔ مگر یہ ٹھیک نہیں۔

تعجب ہے۔ کہ غیر مبایعین کے جلسہ میں اگر نہایت اہم امور پر مشتمل اشتہار شائع کیا جائے۔ اور اُس درج شدہ امور پر روشنی ڈالنے کے لئے کہا جائے۔ تو اس کا نام اکھاڑہ رکھا جائے۔ لیکن جماعت احمدیہ کے جلسہ پر غیر مبایعین نہایت بے معنی اور بے ہودہ اشتہار بازی کریں۔ تو انہیں جلسہ کو اکھاڑہ بنانے والے نہ قرار دیا جائے ؟

درخواست دعا

محمود مظفر صاحب پسر اکبر مکرمی شیخ یوسف علی صاحب مرحوم مغفور بعارضہ سل سخت بیمار ہیں۔ اور سول ہسپتال امرتسر میں داخل ہیں۔ احباب انکی صحت و عافیت کے

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں

"درحقیقت خوش اور مبارک زندگی وہی ہے جو دین الٰہی کی خدمت اور اشاعت میں بسر ہو" "یہ وہ وقت ہے کہ تمام نبیوں کی پیشگوئیاں یہاں آکر ختم ہو جاتی ہیں۔ اس لئے صدق اور خدمت کا یہ آخری موقعہ ہے جو نوع انسان کو دیا گیا ہے۔ اب اسکے بعد کوئی موقعہ نہ ہوگا۔ بڑا ہی بدقسمت ہے وہ جو اس موقعہ کو کھو دے" (الحکم)

ہمارے یہاں ایک آنہ سے دو روپیہ تک کا اردو انگریزی لٹریچر موجود ہے وہ بلا کسی مزید خرچ کے دنیا کے جس پتہ پر چاہو روانہ کیا جا سکتا ہے۔

عبد اللہ الہ دین سکندرآباد دکن

وصیت

نوٹ۔ وصایا منظوری سے قبل اسلئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر کو اطلاع کر دے۔ سیکرٹری بہشتی مقبرہ

۷۳۲۰ منکہ محمد ضیاء الحق احمدی ولد میاں نبی بخش صاحب احمدی ساکن کنڈیاں کلاں ڈاکخانہ ننگل انبیا تحصیل نکودر ضلع جالندھر حال در ملٹری فائینس ڈیپارٹمنٹ نئی دہلی۔ آج مورخہ ۲۱-۴-۴۴ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ اپنی مندرجہ ذیل جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ عرض ہے کہ میری اس وقت تک کوئی جائداد نہیں۔ صرف مبلغ ساٹھ روپیہ ماہوار تنخواہ ملتی ہے۔ جس کا ۱/۱۰ حصہ ماہوار خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں داخل کرتا رہونگا۔ اسکے علاوہ اگر میری زندگی میں یا میرے مرنے پر میری کوئی جائداد ثابت ہو تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی اور صدر انجمن احمدیہ قادیان کو یہ حق حاصل ہوگا کہ وہ جائداد کا ۱/۱۰ حصہ میرے وارثان سے وصول کرلیں نیز اگر میں پیدا کردہ جائداد یا جدی جائداد جو اگر مجھے میرے والد صاحب کی طرف سے ملے، کا کوئی حصہ اپنی زندگی میں ادا کرونگا۔ تو ادا کردہ رقم حصہ وصیت میں ...

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

لاہور ۲۷ مئی - آل انڈیا مسلم لیگ کی مجلس عمل کا اجلاس آج یہاں منعقد ہؤا۔ نواب محمد اسمٰعیل خاں صدر تھے۔ مجلس نے کافی غور و خوض کے بعد فیصلہ کیا ہے کہ ملک خضر حیات خاں نے مسلم لیگ کے ڈسپلن کو توڑا ہے۔ اس لئے انہیں مسلم لیگ کی ابتدائی رکنیت سے غیر معین عرصہ کے لئے نکال دیا جائے۔ یہ فیصلہ قطعی ہے۔ اور اس کے لئے آل انڈیا مسلم لیگ کی مجلس عاملہ کی تصدیق کی بھی ضرورت نہیں۔ وزیر اعظم پنجاب اجلاس میں موجود نہ تھے۔ اور نہ ان کا کوئی نمائندہ تھا۔

لاہور ۲۷ مئی - بقول ہندو اخبارات دو روز ہوئے۔ رات کے وقت ستیارتھ پرکاش کے فرموں کو جلانے کی کوشش کی گئی تھی۔ اور اس کشمکش میں ایک ہندو زخمی ہؤا تھا۔ جو آج ہسپتال میں مر گیا۔ گورنمنٹ نے اس کی ارتھی کے ساتھ پچاس سے زیادہ اشخاص کے شامل ہونے کی ممانعت کر دی۔ ہندوؤں نے ہڑتال کی۔ شہر میں ایک ہفتہ کے لئے زیر دفعہ ۱۴۴ ہر قسم کے جلسوں کی ممانعت کر دی گئی ہے۔ بھاٹی گیٹ کے تین مسلمان گرفتار کر لئے گئے ہیں۔

بمبئی ۲۸ مئی - حکومت کی طرف سے گاندھی جی کے پرائیویٹ سکرٹری۔ ڈاکٹر شوشیلا نائر۔ ڈاکٹر گلڈر اور مس میراں کو حکم دیا گیا ہے کہ آغا خاں محل میں وقوع پذیر ہونے والے کسی واقعہ کی وہ اشاعت نہیں کر سکتے۔ گاندھی جی پر اس قسم کی کوئی پابندی عائد نہیں کی گئی۔

واشنگٹن ۲۸ مئی - وزارت بحری نے اعلان کیا ہے کہ پرل ہاربر میں بعض کشتیوں پر سے بارود اتارا جا رہا تھا۔ کہ ان میں دھماکے ہوئے۔ جس کے نتیجہ میں کئی چھوٹے چھوٹے جہاز تباہ ہو گئے۔ اور بعض اشخاص ہلاک و مجروح ہوئے۔

لنڈن ۲۸ مئی - ایک سرکاری اطلاع کے مطابق ۳۲ مارچ کو ختم ہونے والے سال میں آسٹریلیا سے ہندوستان کو جو غلہ بھیجا گیا اس میں دو لاکھ نوے ہزار ٹن گندم اور ۳۶ ہزار ٹن آٹا شامل تھا۔

بمبئی ۲۸ مئی - بندرگاہ میں دھماکہ اور آتشزدگی کے واقعہ کی تحقیقات کے بعد جیوری نے متفقہ طور پر فیصلہ کیا ہے کہ اس حادثہ میں کسی کی شرارت اور غفلت کا دخل نہیں۔ واردات کے مقام پر روئی اور خطرناک قسم کا بارود موجود تھا۔ روئی میں آگ لگنے کی وجہ سے بارود اڑ گیا۔

بمبئی ۲۸ مئی - ایڈیٹرز ایسوسی ایشن کے ایک اجلاس میں گورنمنٹ سے سفارش کی گئی ہے۔ کہ اخبارات کے حجم اور قیمت کے متعلق کنٹرول پر دوبارہ غور کرے۔ اور اخبارات کی قیمت کم کر دی جائے۔

دہلی ۲۸ مئی - حکومت ہند نے اخبارات پر کنٹرول کے آرڈر میں ترمیم کر کے سہ ماہی اخبارات کی قیمت اور حجم مقرر کر دیا ہے۔

لنڈن ۲۸ مئی - روم کے جنوب مشرق میں بہت گھمسان کی لڑائی جاری ہے۔ مارشل کیسلرنگ دوسرے مورچوں سے بھی یہاں فوجیں بھیج رہا ہے۔ پانچویں فوج نے دشمن کی ایک بہت اہم چوکی سیزیا پر جو ایک گاؤں پر واقعہ ہے قبضہ کر لیا ہے۔ لیاری کی وادی میں جرمن آٹھویں فوج کا سخت مقابلہ کر رہے ہیں۔

دہلی ۲۸ مئی - سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے۔ کہ ۲۵ مئی کی رات کو جاپانیوں نے کوہیما کے شمال کی طرف ناگا گاؤں پر بڑے زور کا حملہ کیا۔ جس میں ٹینکوں اور توپوں سے بھی کام لیا۔ اتحادی فوج نے ایسا ڈٹ کر مقابلہ کیا۔ کہ دشمن ہمارے مورچوں میں داخل نہ ہو سکا۔ اور صبح ہونے تک سخت جانی نقصان اٹھا کر پسپا ہو گیا۔ بشن پور کے شمال میں ہم نے جن چوکیوں پر قبضہ کیا ہے۔ دشمن نے انہیں واپس لینے کے لئے جوابی حملے کئے۔ مگر ناکام رہا۔ چین میں جاپانیوں نے لویانگ کے شہر کو گھیر رکھا ہے۔ مگر چینی فوجیں شہر سے نکل نکل کر دشمن پر زبردست وار کر رہی ہیں۔

واشنگٹن ۲۸ مئی - امریکن فوج بائیک کے جزیرہ پر اتر گئی ہے۔ اور اب ہوائی میدان کی طرف کامیابی سے بڑھ رہی ہے۔ جنرل میکارتھر کے اعلان میں بتایا گیا ہے کہ اس جزیرہ پر ہماری فوج کے اترنے کے یہ معنے ہیں۔ کہ ڈچ نیوگنی کی مہم ختم ہو گئی جو آج سے گیارہ ماہ قبل شروع ہوئی تھی۔ خدا کا شکر ہے۔ کہ ہمیں اس میں بہت کم نقصان ہؤا۔

لاہور ۲۸ مئی - پنجاب مسلم لیگ نے ملک خضر حیات خاں وزیر اعظم پنجاب کے مسلم لیگ سے اخراج کے بارے میں مجلس عمل کے فیصلہ کی تصدیق کا ریزولیوشن پاس کیا ہے۔

دہلی ۲۸ مئی - معلوم ہؤا ہے کہ ٹیکسٹائل بورڈ نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ یکم جون سے کپڑے کی قیمتوں میں پانچ فیصدی کمی کر دی جائے۔ پہلے دس فیصدی کمی کی توقع تھی۔

لنڈن ۲۸ مئی - معلوم ہؤا ہے۔ کہ جاپان میں تمام بڑے بڑے شہروں کو خالی کرایا جا رہا ہے۔ کارخانوں کے نزدیک لکڑیوں کی تمام عمارتیں گرائی جا رہی ہیں۔ اور غیر ضروری عناصر کو شہروں سے دیہات میں بھیجا جا رہا ہے۔

واشنگٹن ۲۸ مئی - امریکہ کے وزیر امور خارجہ نے اس اطلاع کی تصدیق کر دی ہے، کہ امریکہ و برطانیہ نے ادھار و پٹہ کے قانون کے ماتحت جہازوں کے ذریعہ ترکی کو سامان بھیجنا بند کر دیا ہے۔

لنڈن ۲۹ مئی - کل دو ہزار سے زیادہ امریکن بمباروں اور فائٹروں نے جرمنی۔ فرانس اور بلجیم میں دشمن کے ٹھکانوں پر حملہ کیا۔ مصنوعی تیل کے تین کارخانے برباد کر دیے گئے۔ ۹۳ جرمن فائٹر کام آئے۔ اور ۳۶ امریکن بمبار اور ۱۲ فائٹر بھی واپس نہ آ سکے۔

لنڈن ۲۹ مئی - اٹلی میں اتحادی فوجیں تمام مورچوں پر بڑے زور کے حملے کر رہی ہیں۔ انزیو سے البانو جانے والی سڑک کو پکڑ لیا ہے اور البانو کے جنوب میں اپریلیا کے شہر میں داخل ہو چکی ہیں۔ یہ جگہ بہت اہم ہے۔ لیاری کی وادی میں بھی آٹھویں فوج نے ایک اہم شہر دشمن سے چھین لیا ہے۔

لنڈن ۲۹ مئی - نیوزی لینڈ کے وزیر اعظم سر پیٹر فریزر آجکل اٹلی کے محاذ کا دورہ کر رہے ہیں۔ نیوزی لینڈ کی افواج کے کمانڈر انچیف بھی آپ کے ساتھ ہیں۔

چنگکنگ ۲۹ مئی - ایک چینی اعلان مظہر ہے۔ کہ جاپانیوں نے ہنکاؤ سے ۱۲۰ میل جنوب کی طرف حملہ شروع کر دیا ہے۔ ان کا مقصد چنگشا پر قبضہ معلوم ہوتا ہے۔ جہاں چاول بہت پیدا ہوتا ہے۔

دہلی ۲۹ مئی - شمالی برما میں میچینا کے محاذ پر شدید بارش کی وجہ سے لڑائی مدھم پڑی ہوئی ہے۔ اتحادی فوج نے ارد گرد کے دیہات پر قبضہ کر لیا ہے۔ اور جاپانیوں کے شمال مغرب کی طرف پیچھے ہٹنے کا رستہ بند کر دیا ہے۔ دریائے ایراودی کے راستہ بھی اب وہ پیچھے نہیں ہٹ سکتے۔

دہلی ۲۹ مئی - آج سے یہاں راشننگ شروع ہے۔ چیف کمشنر نے وعدہ کیا ہے کہ